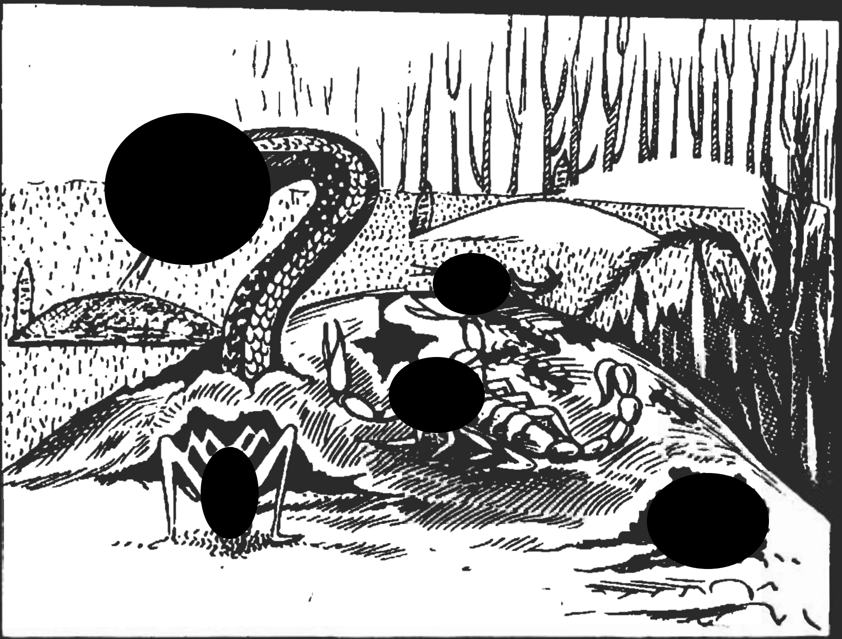

تھوڑی دیر
مرزا قادیانی
کی قبر پر

میں آنکھیں بند کیئے تصورات کی دنیا میں ایک ہموار جگہ پر کھڑا ہوں۔ ماحول میں ایک مکمل سکوت ہے۔ دن بھر کا تھکا ہارا سورج مغرب کی گود میں سونے کے لئے جا رہا ہے اور رات کا اندھیرا اپنے پر پھیلائے آ رہا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے مرزا قادیانی کی قبر ہے۔ دیکھنے میں فقط یہ ایک مٹی کی ڈھیری ہے۔ جس پر چند سنگریزے اور تنکے پڑے ہیں۔ کبھی کبھی شریر ہوا چند سوکھے پتے اڑا کر قبر پہ رکھ دیتی ہے اور پھر چند لمحوں بعد دوبارہ اٹھا کر لے جاتی ہے۔ میں قبر کی ڈھیری کو بغور دیکھ رہا ہوں۔ کبھی قبر کی لمبائی چوڑائی کو دیکھتا ہوں اور کبھی قبر پر پھیلی ہوئیں ہلکی ہلکی دراڑوں کو ملاحظہ کر رہا ہوں کہ اچانک حضرت خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس میرے دماغ پر بجلی بن کر کوندتا ہے۔

"قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو۔ وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔"

میرے جسم میں ایک جھرجھری سی آ جاتی ہے اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا فرمان میرے دماغ میں بار بار گھومنے لگتا ہے اور میری زبان پوری قوت سے پکارتی ہے کہ یہ قبر والا جہنمی ہے .... محمدؐ کے رب کی قسم .... کعبہ کے رب کی قسم .... اس کی قبر سیاہ ترین اور بدترین ہے ...... اس کی قبر میں نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس کی قبر میں سانپوں اور بچھوؤں کا اژدھام ہے جو اس کے گوشت اور ہڈیوں کو نوچ رہے ہیں۔ اس کے جسم پر عذاب الہی کے گرز بجلی کی سرعت سے برس رہے ہیں۔ اس عذاب شدید سے اس کی قبر میں ایک قیامت بپا ہے۔

اے مرزا قادیانی! ہمارے آقا نے تیرا کیا بگاڑا تھا کہ تو نے ان کے تاج و تختِ ختم نبوت پر حملہ کیا؟ رحمتہُ لِلعالمینؑ نے تجھے کیا دکھ دیئے تھے کہ تو نے ان کی شان عالیہ میں ہرزہ سرائی کی؟ عہد فرنگی میں جب ہندوستان کے غلام مسلمان انتہائی بے بسی و بے کسی کی زندگی گزار رہے تھے تو نے ان کے سینے میں جھوٹی نبوت کا خنجر گاڑ کر کیوں تڑپایا؟ تو نے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مسلمانوں کو مزید جکڑنے کے لئے اور ملت اسلامیہ کے جوش و جذبہ کو ختم کرنے کے لئے منسوخی جہاد کی تحریک کیوں چلائی؟

اے شاتم رسول! جواب دے

اے نبی کاذب! جواب دے

دین اسلام اور ملت اسلامیہ کے غدار اعظم! جواب دے۔
ملت اسلامیہ کی وحدت کی دیوار میں نقب لگانے والے فرنگی کے اجرتی ڈاکو! جواب دے۔

اے مرزا قادیانی! جب تو پیدا ہوا تو خالق نے تجھ پر کتنے احسانات کیئے۔ دیکھنے کے لئے آنکھیں دیں۔ سننے کے لئے کان دیئے۔ بولنے کے لئے زبان دی۔ سونگھنے کے لئے ناک دیا۔ سوچنے کے لئے دماغ دیا۔ کام کاج کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں دیئے۔ پیدا ہونے سے قبل ماں کے تاریک شکم میں تیری خوراک کا اہتمام کیا۔ پیدا ہونے کے بعد ماں کی چھاتی سے تیرے لئے دودھ کی دھاروں کا انتظام کیا۔ تجھے ماں کی ممتا کی ٹھنڈی ہوائیں دیں۔ باپ کی شفقت کا سایہ دیا۔ بہن بھائیوں کی محبت دی۔

جب تو پیدا ہوا تو اہل محلّہ تجھے دیکھنے آتے تھے اور تیرے ماں باپ کو مبارک بادیں دیتے تھے اور مٹھائی کا مطالبہ کرتے تھے۔ لیکن انھیں کیا معلوم تھا کہ آج ابلیس جشن منا رہا ہے اور کفروارتداد کے ایوانوں میں بزم عیش و طرب بجی ہے۔ جام پہ جام لنڈھائے جا رہے ہیں اور آوارہ قہقہے لگائے جا رہے ہیں۔

کسی کو کیا معلوم تھا کہ مستقبل میں تیرے ان چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں قلم کا وہ سفاک خنجر ہو گا جو قرآن اور صاحبِ قرآن پر حملہ آور ہو گا اور تیری زبان سے کائنات کا وہ عظیم فتنہ بولے گا کہ الامان والحفیظ!

اے مرزا قادیانی! تو نے صرف حصول دولت کے لئے درانگریز پر ایمان بیچ دیا۔ چند روزہ زندگی کی سہولتیں حاصل کرنے کے لئے لامتناہی زندگی جہنم کی آگ میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا .... ہائے تو نے کتنے گھاٹے کا سودا کیا ...... تو نے اپنی ذات پر کتنا ظلم کیا .... تو کتنا کوتاہ عقل اور کوڑھ دماغ تھا ....

اگر دولت حاصل کرنا اتنا ہی ضروری تھا تو رہزن بن جاتا .... مویشی چور بن جاتا .... خرکار بن جاتا .... سمگلر بن جاتا .... جیب تراش بن جاتا .... جوئے کا اڈا چلا لیتا .... شراب کا ٹھیکہ لے لیتا .... لیکن نبوت کا دعویٰ نہ کرتا .... محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج و تخت ختم نبوت پر حملہ آور نہ ہوتا .... رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بکواس نہ کرتا ....

اے مرتد ہندوستان! خدا نے تجھے ارتداد کی سڑک پر سرپٹ دوڑنے سے روکنے کے

لئے تیرے راستے میں بیماریوں کی کئی رکاوٹیں کھڑی کیں مثلاً مراق' ہسٹریا' سلسل بول' ذیابیطس 'دردگردہ' چکر' بواسیر اور مختلف دورے وغیرہم۔ تاکہ تجھے تیری غلطی کا احساس ہو جائے اور تو تکلیف کے عالم میں اپنے رب کی طرف رجوع کرلے۔ لیکن تو ایک بدمست ہاتھی کی طرح ساری رکاوٹیں توڑتا ہوا گزر گیا۔

اے مسیلمہ ہندی! تجھے پختہ یقین تھا کہ تو نبی نہیں ہے۔ تجھے یہ بھی معلوم تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ تو یہ بھی جانتا تھا کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور قرب قیامت قتل دجال کے لئے زمین پر تشریف لائیں گے۔ تو اس بات سے بھی واقف تھا کہ امام مہدی نے ابھی پیدا ہونا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی ملاقات بھی ہونا ہے لیکن تیری بے شرمی اور ڈھیٹ پن کی انتہا کہ تو خود کو نبی' رسول' عیسیٰ' مہدی لکھتا رہا اور کہلواتا رہا۔

اے دجال قادیان! چلو ساری زندگی تو تو یہ فعل شنیع کرتا رہا۔ برانڈرتھ روڈ لاہور میں جب تو دستوں کے مرض الموت میں مبتلا تھا اور دستوں نے ایک یلغار کر رکھی تھی۔ اس وقت تیرا جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا اور موت تجھے آنکھوں کے سامنے ناچتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ تو اس وقت ہی توبہ کر لیتا۔ تو لوگوں کو مخاطب کر کے اعلان کرتا کہ اے لوگو! میں مرنے سے پہلے اعلان کرتا ہوں کہ میں نبی نہیں ہوں۔ میں نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور جذبہ جہاد ان کے دلوں سے نکالنے کے لئے اشارہ فرنگی پر نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور میں تائب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ تیرے اس اعلان توبہ سے تیری جماعت بھی تائب ہو جاتی اور سلسلہ ارتداد رک جاتا۔ مگر تُو تو ایسا بے شرم اور ڈھیٹ نکلا کہ وفات کی رات بھی اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا۔ تجھ سے تو فرعون اچھا تھا کہ جب پانی میں ڈوبتے ہوئے اسے موت کی ہچکی آئی تو اس نے کہا کہ میں موسیٰ کے رب پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

اے قاتل انسانیت! دعویٰ نبوت کرتے وقت تو اللہ کے جلال و جبروت سے نہ ڈرا۔ تجھے قبر کی ہولناک زندگی سے بھی خوف نہ آیا۔ تو پل صراط کی کٹھن منزل سے بھی خائف نہ ہوا اور جہنم کے آدم خور شعلوں اور جہنم کا دائمی قیدی بننے سے بھی خوفزدہ نہ ہوا۔ تو نے کتنے لوگ صراط مستقیم سے ہٹائے۔ کتنے دماغوں اور کتنی سوچوں کو

بھکایا۔ کتنے عقائد حقہ کے سفینے غرق کیے۔ کتنی ماؤں کے لال جہنم روانہ کیے۔ ان تمام انسانوں کے گناہوں کے پہاڑ تیرے ذمہ ہیں بلکہ اس کے آگے کفر وارتداد کا جتنا سلسلہ خبیثہ چلے گا اتنا ہی وزنی لعنتوں کا طوق تیرے گلے میں ڈلتا جائے گا۔ جب حشر کے روز تو قبر سے باہر آئے گا تو قادیانیت کا جھنڈا تیرے ہاتھ میں ہو گا اور سارے قادیانی تیری منحوس قیادت میں چلتے چلتے جہنم کے گڑھے میں جا گریں گے۔

اچانک میری توجہ پھر قبر کی جانب پلٹتی ہے اور میری نظریں قبر پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔ اب میں ماحول میں زبردست خوف و ہراس محسوس کر رہا ہوں۔ میرے جسم پر ایک کپکپی سی طاری ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ قبر سے آگ کے مہیب شعلے بلند ہو رہے ہیں جو آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ قبر کے اندر سے مجھے سانپوں کی خوفناک پھنکاریں سنائی دے رہی ہیں۔ میں لا تعداد وحشت ناک حشرات الارض کو بڑی پھرتی سے قبر سے باہر اور اندر آتے جاتے دیکھ رہا ہوں۔ قبر میں ایک زور دار زلزلہ ہے۔ جس سے پوری قبر کانپ رہی ہے۔ قبر سے ایک زبردست گڑگڑاہٹ کی آواز آ رہی ہے۔ جیسے کوئی بڑی سی ہنڈیا تیز آگ پر ابل رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی مجھے مرزا قادیانی کی دل ہلا دینے والی چیخیں سنائی دیتی ہے۔ اس عذاب قبر کو دیکھ کر میری زبان پر یہ شعر جاری ہو جاتا ہے۔

آتش افشاں ہے زمیں ایسی جگہوں سے کہ جہاں
لقمہ خاک ہوئے زہر اگلنے والے